قیمت سالانہ اٹھارہ روپے
ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۲۸ ماہ ہجرت ۱۳۲۶ھ | ۶ رجب ۱۳۶۶ھ | ۲۸ مئی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۲۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ ہجرت - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۹½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز رہے۔ اور کل کے مضمون من مناقب العرب فی الجاھلیۃ کا بقیہ حصہ بیان فرمایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آنکھوں میں تکلیف اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

ہندوستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی ذمہ دار کانگرس ہے

برطانوی کیبنٹ مشن کی سکیم ۱۶ مئی بظاہر ایک ایسی پیشکش تھی۔ کہ عوام کو امید بندھ گئی تھی۔ کہ کانگرس اور مسلم لیگ ملک کی دو بڑی جماعتیں اسکو منظور کر لینگی اور اس سے ہندوستان آزادی کی شاہراہ پر گامزن ہو جائے گا۔ اس امید میں اور تقویت اس وجہ سے بھی ہوئی کہ مسلم لیگ نے کانگرس سے پہلے اس کو من وعن قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ اور کانگرس نے بھی گول مول لفظوں میں اسکو قبول کرنے کا عندیہ ظاہر کیا۔ مگر ایسی تشریحات اسکے ساتھ جتا دیں۔ کہ اسکو دراصل قبول کرنا نہیں کہا جا سکتا۔ بہر حال عبوری حکومت کے قیام کے بارے میں مسلم لیگ اور کانگرس میں رسہ کشی شروع ہو گئی۔ لارڈ ویول نے دونوں جماعت کو خوش کرنے کے لئے عبوری حکومت کی تعداد اور تناسب میں کئی ایک پہلو بدلے اور آخر میں ایک سکیم پیش کر کے اعلان کیا۔ کہ جو اسکو تسلیم نہ کرے گا۔ اس کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ مسلم لیگ نے اس کو بھی قبول کر لیا۔ مگر کانگرس نے انکار کر دیا شائد لارڈ ویول کا یہ خیال تھا۔ کہ کانگرس قبول کر لے گی۔ اور قبول نہ کرنے والی مسلم لیگ ہوگی۔ یہ قیاس لارڈ موصوف کے بعد کے رویہ سے صحیح ثابت ہؤا۔ لارڈ موصوف نے اپنے ان الفاظ کی تاویل کر دی مگر پھر بعد میں جب کانگرس کی حسب مرضی تناسب مقرر ہؤا۔ تو کانگرس نے فوراً عبوری حکومت والی شق بھی قبول کر لی۔ اور چونکہ اس پر مسلم لیگ نے عبوری حکومت اور آئین ساز اسمبلی دونوں سے انکار کر دیا بعض حالات کے زیر اثر بعد میں مسلم لیگ عبوری حکومت میں تو شامل ہو گئی۔ مگر آئین ساز اسمبلی کا اب تک مقاطعہ کئے ہوئے ہے۔ لیگ کا کانگرس پر الزام سو فی صدی صحیح ہے۔ کہ کانگرس نے ۱۶ مئی والی پیشکش منظور نہیں کی تھی۔ اور نہ اب تک کی ہے۔ بعد میں لنڈنی تشریح کے باوجود کانگرس نے جو ریزولیوشن ۱۶ مئی کی سکیم کو قبول کرنے کا پاس کیا۔ اس میں ایسی غیر متعلقہ شرائط لگا دیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کانگرس اس کو محض ایک کھیل سمجھتی ہے۔ اور صرف اپنی من مانی کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ کانگرسی ریزولیوشن کے انہی غیر متعلقہ شرائط کا نتیجہ ہے۔ کہ آج پنجاب میں جو فسادات سے ایک مدت تک بچا ہؤا تھا۔ ان کی لپیٹ میں آگیا ہے۔ کانگرس کی یہ شرائط سکھوں کو شہ دینا تھا۔ اور ان شرائط کی بناء ان اشاروں پر تھی۔ جو گاندھی جی نے آسام اور سکھوں کے متعلق کچھ دیر پہلے کئے تھے۔ اس فساد انگیزی سے کانگرس کا مطلب یہ ہے۔ کہ یا تو مسٹر جناح کو اکھنڈ ہندوستان بالجبر منوایا جائے۔ ورنہ پاکستان اتنا کمزور کر دیا جائے۔ کہ وہ بالکل بے کار ہو کر رہ جائے۔

پنجاب میں مسلم لیگ کی کامیاب ایجی ٹیشن کے نتیجہ میں جب خضر وزارت ٹوٹ گئی۔ تو کانگرس نے تقسیم پنجاب اور تقسیم بنگال کا شوشہ چھوڑ دیا۔ اور بعض کانگرسی حلقوں سے صاف طور پر یہ آواز آنے لگی۔ کہ یہ شوشہ محض اس لئے چھوڑا گیا ہے۔ کہ مسلم لیگ کو اکھنڈ ہندوستان پر مجبور کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ کانگرس اپنا مطلب نکالنے کے لئے ملکی مفاد اور دور اندیشی کو بالکل جواب دے دیتی ہے۔ بنگال میں سمجھوتہ کے لئے مسلم لیگ اور کانگرس نے کچھ شرائط طے کی ہیں۔ جن کا ذکر ہم نے گزشتہ اشاعت کے لیڈر میں کیا ہے۔ اس قسم کی پیشکش بقول گلوب نیوز ایجنسی دیوان چمن لال صاحب نے بھی مسلم لیگ کو پنجاب کے لئے کی ہے۔ اور پچاس پچاس کی نیابت کا مطالبہ کیا ہے۔ مگر بنگال اور پنجاب کا اس طرح کا سمجھوتہ اس صورت میں دیانتدارانہ سمجھا جا سکتا ہے۔ جب ہندو کانگرسی صوبوں میں بھی مسلمانوں کو وہی حقوق دینے کے لئے تیار ہوں جو مسلم لیگی صوبوں میں وہ اپنے لئے طلب کرتے ہیں۔ لیکن گزشتہ واقعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کانگرس نے اکھنڈ ہندوستان کا چانس اس سے بھی کم لیگی مطالبات کے لئے کئی بار ضائع کر دیا ہے۔ ہر بار کانگرس مسٹر جناح کے کم سے کم مطالبہ کو مدت سے عادتاً ٹھکراتی چلی آتی ہے۔ جس کا نتیجہ اب یہ نکلا ہے۔ کہ مجبوراً وہ تقسیم ہندوستان کا اصول مان گئی ہے۔ لیکن جیسا کہ کہتے ہیں۔ چور چوری سے جاتا ہے ہیرا پھیری سے نہیں جاتا۔ اپنی عادت بد کو پورا کرنے کے لئے ساتھ ہی تقسیم پنجاب و بنگال کا شوشہ چھوڑ دیا ہے۔

وائسرائے نے ایک تجویز ہندوستانی مسئلہ کے حل کے لئے برطانوی وزارت کے سامنے پیش بھی کر دی ہے۔ اور وہ سکیم منظور بھی ہو گئی ہے۔ اور اگر کوئی امر مانع نہ ہؤا تو ۲ جون کو ہندوستانی لیڈروں کے سامنے پیش بھی ہو جائے گی۔ اس تجویز کی سب سے نمایاں بات "تقسیم" معلوم ہوتی ہے۔

لیکن اگر تقسیم کے یہ معنے ہیں کہ پنجاب اور بنگال بھی تقسیم ہو گا۔ تو اس کا جو نتیجہ مسلم لیگ یا مسلمانوں کی طرف سے ظاہر ہو گا اس کی ذمہ دار کانگرس ہی ہو گی۔ کیونکہ جیسا کہ مسٹر جناح کے تازہ بیان سے معلوم

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

ہوتا ہے کہ مسلم لیگ پاکستان کو اس طرح ٹکڑے ٹکڑے ہونا ہرگز منظور نہیں کریگی۔

اس ضمن میں معنی خیز ایک بات یہ بھی ہے۔ کہ گاندھی جی اور جے نرائن پرکاش نے باہم عہد کیا ہے۔ کہ وہ کانگرس کی عاملہ میں تقسیم ملک کے خلاف جنگ کریں گے۔ اسی طرح راجندر پرشاد نے بھی اپنے بیان میں تقسیم کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ گویا اس بات کا یقینی ثبوت مہیا ہوگیا ہے۔ کہ ہندو خواہ کانگرسی ہو یا شوسلسٹ مہاسبھائی ہو یا گاندھی جی کی طرح تنہا سب ایک ہی منبع سے پیغام پاتے ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ جب کبھی یہ لوگ بیانوں پر آتے ہیں۔ تو گو الفاظ مختلف ہوں مطلب سب بیانوں کا یکساں ہوتا ہے۔

اگر کانگرس ۱۶ رمئی والے اعلان کو من وعن قبول کر لیتی۔ اور اس میں رخنے نہ نکالتی۔ تو نہ تو ہندوستان میں فساد ہوتے۔ اور نہ ہندوستان اس طرح ٹکڑے ٹکڑے ہوتا۔ کم از کم ایک کمزور یا مضبوط مرکز ضرور قائم رہتا۔ جو لوگ اکھنڈ ہندوستان کے دل سے حامی ہیں۔ ان کو تقسیم کے لئے کانگرس کے سوا کسی کا شکرگذار نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ کانگرس ہی ہے۔ جس نے اپنے متعصبانہ تدبر سے مسلمانوں کو اپنا وطن الگ کرانے پر مجبور کیا ہے۔ خدا کرے کہ کانگرس کو اب ہی سمجھ آجائے۔ اور جہاں تک نوبت پہنچ چکی ہے وہیں تک رہنے دے۔ مگر ہمیں امید نہیں کہ کانگرس اپنی حرص قوت اندوزی کے جذبات کو محدود رکھ سکے گی۔ یہی ہندوستان کی سب سے بڑی بدقسمتی ہے۔ کہ کانگرس سب قوموں کی نمائندہ کہلوانے کے باوجود سب سے زیادہ فرقہ پرست ہے۔

منارۃ المسیح ہال کیلئے پانچ سال میں پچیس لاکھ روپیہ جمع کیا جائے

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ فرمودہ ۲۰ راپریل ۱۹۴۵ء میں منارۃ المسیح ہال کے چندہ کی تحریک کو دو لاکھ کی بجائے پچیس لاکھ تک بڑھاتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ

"جو تحریک مجلس شوریٰ کے موقعہ پر کی گئی تھی۔ وہ تحریک ایک وقتی اندازہ کے مطابق کی گئی تھی۔ اور اس میں کام کا ایک بڑا حصہ نظر انداز ہوگیا تھا۔ لیکن بعد میں غور کرنے سے معلوم ہوا کہ خالی شیڈ سے اس قسم کی جلسہ گاہ کا کام نہیں لیا جا سکتا۔ جس میں ایک لاکھ آدمی بیٹھ سکیں۔"

اس کے بعد حضور نے اس ہال کے دیگر لوازمات (کتب و عمارت لائبریری اور اس کے لٹریچر کو پڑھنے والے علماء و مصنفین کی رہائش اور گزارہ کے اخراجات مطبع اور اشاعت کتب وغیرہ) کی تفصیل بیان کرکے ارشاد فرمایا۔ کہ

"یہ وہ صحیح طریق ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہم علمی دنیا میں ہیجان پیدا کر سکتے ہیں۔ اور اس سارے کام کے لئے پچیس لاکھ روپے کی ضرورت ہے۔ اس لئے بیرونی دوستوں کے لئے بھی ایک موقعہ ہے۔ کہ وہ اس مد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور ثواب حاصل کریں۔"

اس وقت تک جو وعدے منارۃ المسیح ہال کے سلسلہ میں موصول ہوئے ہیں۔ ان کی کل میزان ۲,۵۱,۹۶۲ روپے ہے اور وصولی صرف ۹۳۰۰۰ روپے ہے۔ احباب جماعتوں سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ پچیس لاکھ کی سکیم کو پانچ سال کے عرصہ میں پورا کرنے کی ذمہ داری کو مدنظر رکھتے ہوئے اس مد میں زیادہ سے زیادہ رقم پیش کرکے حضور کی اس تحریک کو پورا کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ نوٹ:۔ اس پانچ سال کے عرصہ میں سے دو سال گذر چکے ہیں۔ (نظارت بیت المال)

ولادت (۱) مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مجاہد فلسطین کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۷ مئی کو پہلی لڑکی تولد ہوئی ہے (۲) مکرم مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ (۳) چودھری صلاح الدین احمد بی اے واقف زندگی کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ (۴) مولوی محمد شریف صاحب واقف زندگی دارالرحمت کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا جماعت سے خطاب

آپکی جماعت کی طرف سے وقف جائیداد اور وقف آمد کی رپورٹ کیوں نہیں آئی؟

رقم فرمودہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘

دن گزر رہے ہیں وقت گزر رہا ہے۔ لیکن وقف جائیداد اور وقف آمد کی رپورٹ اب تک آپ کی جماعت کی طرف سے نہیں آئی۔ یا آپ جماعت سے الگ رہتے ہیں۔ تو آپ نے اپنا وعدہ نہیں بھجوایا۔ وہ قربانی جو پہلے انبیاءؑ کی جماعتوں نے کی۔ اس کا بہت چھوٹا حصہ اس وقت آپ سے طلب کیا جا رہا ہے۔ کیا آپ اس میں کمزوری دکھائیں گے؟

اس وقت کئی گاؤں اور شہر یہ قربانی پیش کر چکے ہیں۔ آپ اللہ تعالےٰ کو کیا جواب دیں گے کہ وہ قربانی جو آپ ہی کے زمانہ میں آپ ہی کے ملک میں آپ ہی کے سے حالات میں آپ کے بھائیوں نے پیش کی۔ آپ وہ پیش نہ کر سکے۔

یاد رکھیں کہ صرف کسی نامکمل فہرست کا بھجوا دینا کافی نہیں ضروری ہے کہ سو فی صدی لسٹ مکمل آئے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر فرد جماعت حصہ لینے والا ہو۔ مگر ہر شخص کا نام فہرست میں ہو۔ جو حصہ لینے والے ہوں۔ ان کے ناموں کے آگے لکھا ہو کہ جائیداد کا ۱/۱۰ یا ایک ماہ کی آمد ادا کریں گے۔ یا جائیداد کا ۱/۲۰ یا نصف ماہ کی آمد ادا کریں گے۔ اور جو انکاری ہو۔ اس کے آگے لکھا ہو۔ کہ یہ حصہ نہیں لینا چاہتے۔ اور جس نے معذرت کی ہو۔ اس کے آگے لکھا ہو کہ یہ صاحب معذوری ظاہر کرتے ہیں۔ ناظر بیت المال سے کلی یا جزوی معافی کی درخواست کی گئی ہے اسی طرح متفرق افراد کو یا حصہ لینا چاہیئے۔ یا معذرت کرنی چاہیئے۔ کسی نہ کسی رنگ میں ہر فرد کو اقرار ضرور کرنا ہوگا۔ خواہ اقرار اثبات میں ہو یا نفی میں اللہ تعالیٰ جماعت کا حامی وحافظ ہو۔ اور ایمان کے اعلیٰ مقام تک پہنچنے کی توفیق بخشے اور ہر امتحان میں کامیاب کرے۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

نائب ناظر کی ضرورت

نظارت امور عامہ کو ایک نائب ناظر انتظامی اور ایک قابل پلیڈر مشیر قانونی صدر انجمن کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹ امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ فوراً ناظر امور عامہ قادیان کو بھجوا دیں۔ نائب ناظر امور عامہ کی آسامی کے لئے گریجوایٹ کا ہونا لازمی ہے۔ ایم۔ اے یا بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی اور دفتری تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائیگی۔ تنخواہ کا گریڈ ۱۳۰ — ۷ — ۲۰۰ علاوہ مہنگائی الاؤنس۔ (ناظر امور عامہ)

آل انڈیا ریڈیو کی زبان اردو پر دست درازی

غیر مانوس ہندی الفاظ کی بھرمار

آل انڈیا ریڈیو سٹیشن کا محکمہ ایک ایسا محکمہ ہے۔ جس کا تعلق ملک کے کسی خاص طبقہ یا گروہ سے نہیں ہے۔ بلکہ بلا امتیاز مذہب و ملت ملک کے تمام افراد سے اس کا یکساں تعلق ہے۔ اس لحاظ سے اس محکمہ سے بجا طور پر یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ کسی جنبہ دارانہ جذبے اور جماعتی تعصب کا شکار نہ ہو۔ بلکہ ملک کے اندرونی اختلافات سے بالاتر ہو کر عوام کی خدمت کرے لیکن افسوس کا مقام ہے۔ کہ جس طرح حکومت کے دیگر محکمے بھی کانگرسیوں کی متعصبانہ ذہنیت کی وجہ سے بری طرح جماعتی تعصب کی آماجگاہ بن چکے ہیں۔ اسی طرح آل انڈیا ریڈیو کا محکمہ بھی فرقہ دارانہ زہر سے محفوظ نہیں رہ سکا۔ خصوصاً جب سے اس محکمہ کے انچارج سردار پٹیل مقرر ہوئے ہیں۔ اس وقت سے اس محکمہ کے پروگرام نہایت سرعت کے ساتھ ایک رنگ اختیار کر رہے ہیں۔ کہ بسا اوقات یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہم ایک کانگرسی یا ہندو سبھائی ادارے کا پروگرام سن رہے ہیں۔ مسلم لیگ کی سرگرمیوں کو اور اس کے لیڈروں کے بیانات کو حتی الامکان نشر کرنے سے گریز کرنا اور گاندھی جی کی پرارتھنا اور کانگرس کے چھوٹے سے چھوٹے لیڈر کے بیان کو بڑے اہتمام کے ساتھ نشر کرنا ریڈیو کا ایک ایسا معمول بن چکا ہے۔ جس سے کوئی شخص بھی انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن آج ہم اس سلسلے میں مسئلہ کے جس پہلو پر . . . . روشنی ڈالنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ لیگ دشمنی اور کانگرس نوازی کے جوش میں ریڈیو کے ذریعے اس زبان کا بھی حلیہ بگاڑنے کی مسلسل کوشش کی جا رہی ہے۔ جو ملک میں ہندو مسلم اتحاد کی واحد یادگار ہے۔ اور جو عملی طور پر ہندوستان کی مشترکہ قومی زبان بن چکی ہے۔ زبان اردو ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ زبان ہے۔ اسے بنانے اور ترقی دینے میں دونوں قوموں نے حصہ لیا ہے۔ اور بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان میں سب سے زیادہ یہی زبان سمجھی اور استعمال کی جاتی ہے۔ اور تو اور خود کانگرسی زعماء کو بھی اپنے خیالات اہل ملک تک پہنچانے کے لئے اپنی تحریروں اور تقریروں میں زیادہ تر اسی زبان کو استعمال کرنا پڑتا ہے۔ لیکن تعصب اور تنگدلی کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہوگی کہ محض اس جرم میں اردو کو تدریجاً ہندی زبان کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اس میں بدقسمتی سے ایسے الفاظ بھی موجود ہیں۔ جو مسلمانوں سے تعلق رکھنے والی دو زبانوں یعنی عربی اور فارسی سے لئے گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اول تو ویسے ہی آل انڈیا ریڈیو کے پروگراموں میں اب پہلے کی نسبت ہندی کا حصہ بہت زیادہ اور اردو کا حصہ بہت کم کر دیا گیا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس پر بھی سردار پٹیل کی ہندی نوازی اور اردو دشمنی کی نیت مطمئن نہیں ہوئی۔ کیونکہ خبریں نشر کرنے کے لئے جو زبان اب اردو یا ہندوستانی کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ اس میں سے بڑی سرعت کے ساتھ چن چن کر عربی اور فارسی کے مانوس الفاظ کو نکالا جا رہا ہے۔ اور ان کی جگہ ہندی یا سنسکرت کے ایسے غیر مانوس الفاظ داخل کئے جا رہے ہیں۔ جو مسلمان تو الگ رہے خود ہندوؤں کا تعلیم یافتہ طبقہ بھی نہیں سمجھ سکتا۔ چنانچہ زبان اردو کو ان دنوں جن نئے نئے الفاظ سے نوازا جا رہا ہے۔ ان کی ایک جھلک ملاحظہ ہو:-

(۱) نریندر منڈل (والیان ریاست) (۲) ودھان (آئین) (۳) چھپوان (کمیٹی) (۴) کارن (وجہ) (۵) آلوچنا (نکتہ چینی) (۶) منتری منڈل (وزارت) (۷) سمبندھ (تعلق) (۸) سواگت (استقبال) (۹) ادھیکار (اختیار) (۱۰) سماچار داتا (نامہ نگار) (۱۱) سمے (وقت) (۱۲) پرتی ندھی (نمائندہ) (۱۳) پربندھ (انتظام) (۱۴) بھاشا (زبان) (۱۵) بھاشن (بیان) (۱۶) راج نیتک (سیاسی نامہ نگار)

قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ اردو کے آسان۔ سادہ عام فہم اور عوام کے روزمرہ کے استعمال کرنے والے الفاظ کی جگہ کس طرح ہندی اور سنسکرت کے غیر مروج اور غیر مانوس الفاظ کو رائج کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر کچھ عرصہ اور یہ کوشش جاری رہی تو آل انڈیا ریڈیو کے ذریعہ ایک ایسی جناتی زبان معرض وجود میں آئے گی جسے سمجھنے کے لئے ہردوار کے پنڈتوں اور بنارس کے دداتوں کو ہی بلانے کی ضرورت پڑے گی۔

کیا مسٹر ولبھ بھائی پٹیل سمجھتے ہیں کہ خفیہ بکت حلیفی وزارت اور نامہ نگار کے الفاظ واقعی ایسے دقیق الفاظ ہیں جسے ملک کی پبلک نہیں سمجھ سکتی؟ یہ الفاظ تو ملک کے ایک عرصہ سے لے کر دوسرے حصہ تک عورتیں اور بچے تک سمجھتے اور استعمال کرتے ہیں۔ پھر آخر ان کی جگہ چھپوان اور آلوچنا اور منتری منڈل وغیرہ الفاظ استعمال کرنے میں کیا حکمت ہے؟

ہم اس بات کے حق میں نہیں کہ خواہ مخواہ عربی اور فارسی کے مشکل ثقیل اور دور افتادہ بندشیں اردو میں استعمال کرنے کی کوشش کی جائے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ عربی اور فارسی کے ایسے الفاظ بھی ترک کر دیئے جائیں۔ جو کثرت استعمال سے زبان اردو کا جزو لاینفک بن چکے ہیں۔ اور جنہیں عوام خوب سمجھتے اور استعمال کرتے ہیں۔

شائد خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس طریق سے اردو کو مٹایا جا سکتا ہے۔ اور اس کی جگہ ہندی اور سنسکرت کو رائج کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ایسا خیال کرنے والے اصحاب خوب یاد رکھیں۔ کہ اردو کو عارضی طور پر کچھ نقصان تو بے شک پہنچ سکتا ہے۔ لیکن زبان اردو کو مٹایا نہیں جا سکتا۔ اور نہ مستقل طور پر اس کی ترقی کو روکا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اب اپنے مامور اور مرسل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اس زبان کو زندہ جاوید بنا دیا ہے اور اسکو ایسی برکت عطا فرمادی ہے۔ کہ وہ ہزاروں مخالفانہ کوششوں کے باوجود پھلتی پھولتی چلی جائے گی۔ حتی کہ احمدیت کی ترقی کے ساتھ ساتھ ہر ملک اور ہر علاقہ میں رائج ہو جائے گی۔ اور اسے ایک بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو جائیگی۔ انشاء اللہ

یہ ہے یہ تقدیر خداوندی تقدیر وال ہے سردار پٹیل اور ان کے رفقا تو شائد اردو کو شدھ کرنیکی اس کوشش کو اپنی قوم کی خدمت سمجھتے ہیں لیکن دراصل یہ کوشش اپنی قوم کیساتھ بھی دشمنی کے مترادف ہے اس کوشش کے پیچھے جو ذہنیت کارفرما ہے وہی مسلمانوں کو من القوم ہندوؤں سے الگ کرنے کا موجب ہوئی ہے۔ اسی ذہنیت کا یہ کرشمہ ہے۔ کہ آج صدیوں سے اکٹھے رہنے والے ہندو مسلمان ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ خیال تھا کہ ملک کی تباہی و بربادی اور کشت و خون کے موجودہ انسانیت سوز ہنگاموں کو دیکھ کر شائد برادران وطن کی آنکھیں کھلیں۔ انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو۔ اور وہ مسلمانوں کے خلاف اپنی مخصوص ذہنیت میں کچھ تبدیلی کر لیں۔ لیکن آل انڈیا ریڈیو سے اردو دشمنی اور ہندی نوازی کا جو مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابھی بدستور اسی راہ پر گامزن رہنا چاہتے ہیں جو ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اختلافات کی خلیج کو وسیع سے وسیع تر کرنے والی ہے۔ اور جو ملک کیلئے مزید تباہی اور بربادی کا موجب ہوگی۔ خورشید احمد

گریجوایٹوں اور مولوی فاضلوں کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشہور الہام ہے کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤنگا" یہ الہام بڑی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ اور بڑی سرعت کے ساتھ اہل دنیا سے اپنی عظمت منوا رہا ہے خدائی وعدے تو ضرور پورے ہو کر رہینگے۔ تو پھر کیوں نہ ہم اس سعادت سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔ کیونکہ ہم نحن انصار اللہ کہتے ہوئے اپنی زندگیاں حضرت المصلح الموعود کے ہاتھ پر عملی بیعت کا ثبوت دیتے ہوئے وقف کریں۔ پس بی۔اے پاس اور مولوی فاضل نوجوان جلد از جلد اپنی زندگیاں

ایک نہائیت نفع مند کام

پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ اس کام کو اور بھی بڑھایا جائے۔ اس لئے ہمنے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے اب قریبًا قریبًا مکمل ہو چکی ہے۔ اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں پر چلا جائیگا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سرانجام دینے کیلئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آگئی ہیں۔ اور مزید آرہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانہ پر چلانے کیلئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اور جب تک کہ کسی کمپنی کے پاس اسقدر سرمایہ نہ ہو۔ جتنا کہ ضروری ہو۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کروا لیا جائے۔ کُل حصہ جات ایک لاکھ ہونگے۔ اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ سرِدست ہر دس روپے کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائینگے یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصہ خریدے۔ تو اسے پانچصد روپے ادا کرنے ہونگے۔ گو منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملیگا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے کیلئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت نفع مند ہے۔ اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں۔ یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں یہ بہت ضروری ہے۔ کہ دوست اس میں سستی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئینگی۔ اُن ہی کو ترجیح دیجائیگی۔ دوستوں کی آسانی کیلئے ہمنے فارم چھپوائے ہوئے ہیں۔ جو

پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں:۔

(صاحبزادہ) مرزا شریف احمد

ضروری خبریں

مسٹر لیاقت علی خاں لاہور میں

لاہور ۲۶ رمئی عبوری حکومت کے فنانس ممبر مسٹر لیاقت علی خاں نے کل دوپہر گورنر پنجاب سے ملاقات کی اور دوپہر کا کھانا ان کے ساتھ کھایا۔ ملاقات کے دوران میں صوبہ کی آئینی اور فرقہ وارانہ صورت حال پر تبادلہ خیالات ہوا کل صبح مسٹر لیاقت علیخاں نے صوبائی مسلم لیگ کے لیڈروں سے طویل ملاقات کی نیز لاہور کے فساد زدہ علاقہ کا دورہ کیا۔ آج آپ امرتسر گئے اور وہاں کے مسلم لیگی لیڈروں سے بات چیت کی نیز فساد زدہ علاقہ کا معائنہ کیا۔ امرتسر سے واپسی پر آپ نے گورنر پنجاب اور مسلم لیگ کے لیڈروں سے پھر تبادلہ خیالات کیا۔ کل صبح آپ دہلی روانہ ہو جائیں گے۔

لنڈن میں مسئلہ ہند پر بحث و تمحیص لنڈن ۲۵ رمئی رائٹر کے سیاسی نامہ نگار کا خیال ہے کہ چار نکات کا ایک فارمولا مرتب کیا گیا ہے۔ جسے انتقال اقتدار کی گفت و شنید کی بنیاد کہا جاتا ہے۔ ان نقاط کی اجمالی کیفیت یہ ہے۔ (۱) ہندوستان کو متحد رکھنے یا اسے تقسیم کرنے کا فیصلہ ہندوستانی لیڈروں پر چھوڑ دیا جائے گا۔ (۲) تقسیم کی صورت میں موجودہ دستور ساز اسمبلی کے علاوہ پاکستان کی علیٰحدہ اسمبلی بنائی جائے گی۔ دونوں اسمبلیوں کے نمائندوں پر مشتمل کمشن تقسیم کی نوعیت اور علاقوں کی حدود بندی کا فیصلہ کرے گا۔ (۳) چوٹی کے ہندوستانی لیڈروں کی ایک گول میز کانفرنس منعقد ہوگی جس میں ہندوستان کی ایک یا ایک سے زیادہ حکومتوں کے متعلق آخری اور قطعی فیصلہ کیا جائے گا اگرچہ وزارتی مشن کی تجاویز منظور کرنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ تاہم وائسرائے ان تجاویز کو منظور کرانے کی ایک دفعہ پھر کوشش کریں گے۔

(۴) ریاستوں کو اس امر کی آزادی ہوگی کہ وہ اپنی خواہش کے مطابق ہندوستان یا پاکستان میں شامل ہو جائیں۔ اور اگر چاہیں تو خود مختار ہونے کا اعلان کر دیں۔

لاہور کارپوریشن کے میئر کا انتخاب

لاہور ۲۶ رمئی کل صبح لاہور کارپوریشن کی مسلم لیگ پارٹی کا اجلاس منعقد ہوا تاکہ پارٹی کے لیڈر ڈپٹی لیڈر اور دیگر عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا جائے۔ چونکہ اس بارے میں لیگ پارٹی کے دونوں امیدواروں کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ اس لئے پراونشل مسلم لیگ کے صدر نے حکم دیا کہ میاں امیر الدین ہی بدستور پارٹی کے لیڈر رہیں۔ لیگ پارٹی کے لیڈر میاں امیر الدین کو ہی اب لاہور کارپوریشن کا میئر منتخب کیا جائے گا۔

پٹنہ:- ۲۶ رمئی راجہ غضنفر علی خاں صحت ممبر حکومت ہند نے بہار مسلم لیگ کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے تقسیم بہار کے مطالبہ کی حمایت کی اور اسی امر پر زور دیا کہ پنجاب اور بہار کے فرقہ وارانہ فسادات کی غیر جانبدارانہ طور پر تحقیقات کی جائے۔

لنڈن:- ۲۶ رمئی برطانیہ کی مسلم لیگ نے کل وزیر اعظم اٹیلی کی خدمت میں ایک میمورنڈم پیش کیا جس میں مکمل پنجاب اور مکمل بنگال سمیت پاکستان کا مطالبہ کیا اور یہ کہا پنجاب اور بنگال کو تقسیم کرنے کی تحریک محض شرارت پر مبنی ہے اور پاکستان کو کمزور کرنے کیلئے کی گئی ہے۔ اس سے قبل ایک ہزار سے زائد مسلمانوں نے ویسٹ اینڈ کی سڑکوں پر جلوس نکالا اور پاکستان کی تائید میں مظاہرے کئے۔

قیمتوں میں ترمیم کے زیر عنوان الفضل مورخہ ۱۲ رمئی میں جو اشتہار چھپا ہے۔ اس میں امیرانہ مشہدی لنگی کی رعایتی قیمت غلط چھپ گئی ہے اصلی رعایتی قیمت بارہ روپے آٹھ آنے ہے۔ ناظرین تصحیح فرمالیں (مینیجر)

خریداران اخبار الفضل ۵ رجون ۱۹۴۷ء کے بعد ایجنسی ان احباب کو اخبارات اور دیگر اخبارات قادیان جاری نہیں کرے گی جن کا بقایا ہوگا اور جنہوں نے کم از کم ایک ماہ کا چندہ پیشگی ادا نہیں کیا ہوگا۔ احباب مطلع رہیں بعد میں شکایت نہ ہو (مینیجر نیوز ایجنسی)

احباب کی خدمت میں درخواست دعاء

از حضرت مرزا شریف احمد صاحب

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ قریباً چار برس کا عرصہ ہوا کہ مجھ پر ضربۃ الشمس Heat Stroke کا حملہ ہوا تھا۔ میں ان دنوں جماعتی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اعزازی طور پر لڑائی کے لئے فوجی بھرتی بھی کرتا تھا۔ اور اس طرح قادیان بھرتی کا ایک مستقل مرکز بن گیا۔ اس حملہ کے چند روز بعد ہی مجھے بھرتی کے سلسلہ میں دورہ پر باہر جانا پڑا۔ جس کی وجہ سے کم و بیش مستقل نوعیت کا اثر میرے اوپر پڑ گیا اور اس وقت سے آہستہ آہستہ میری صحت خراب ہوتی چلی گئی۔ گرمی کے موسم میں خصوصاً میری تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ اور ظاہرا طور پر تندرستی کی حالت میں بھی بڑا تکلیف دہ اثر پڑتا ہے۔ اور بسا اوقات میری حالت ایسی ہوتی ہے کہ قطعی طور پر کام کرنے کی سکت اپنے میں نہیں پاتا۔ ڈاکٹروں کی رائے میں جس شخص کو ایک دفعہ Heat Stroke ہو جائے۔ اس کو پھر ساری عمر الا ماشاء اللہ گرمی کے مضر اثرات کا خطرہ رہتا ہے۔

عام حالات میں بھی یہ ایک سخت تکلیف دہ امر ہوتا ہے کہ انسان خرابیٔ صحت کی وجہ سے کام کرنے سے رہ جائے لیکن اس وقت جبکہ فتنوں کا زمانہ شروع ہے۔ اور ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے تمام اوقات کو خدا تعالے کے دین اور اس کی جماعت کی خدمت کے لئے وقف کر دے۔ میری بیماری میرے لئے صرف جسمانی تکلیف کا ہی باعث نہیں بلکہ روحانی اذیت کا بھی باعث ہے کہ میں اس وقت وہ نہیں کر سکتا جو مجھے کرنا چاہئیے۔ اور کلی طور پر اپنے آپ کو خدمت دین اور سلسلہ کے دوسرے اہم امور (جو درصل وہ بھی دینی ہی ہیں) کو صحیح طور پر انجام دینے سے قاصر ہوں۔ خدمت دین سے محرومی کلی ہو یا جزوی بدقسمتی سے ہو یا خرابی صحت کی وجہ سے ایک احمدی کے لئے خوشکن امر نہیں۔ خدا تعالے میری غفلتوں اور کمزوریوں کو معاف فرمائے اور مجھے توفیق دے کہ میں ایسے نازک وقت میں اس قابل ہو جاؤں کہ خدمت دین سے محروم نہ رہ جاؤں۔

ہر ایک احمدی اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ایسا رشتۂ اخوت قائم کرے گا جس کی مثال کسی دنیاوی رشتے میں نہ مل سکے۔ میں ہر احمدی دوست سے اس کو اس رشتہ اخوت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قائم کیا ہے درخواست کرتا ہوں کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ سے نسبت رکھنے والے اس کمزور وجود کے لئے دعا کرے تا خدا تعالے اپنے فضل و کرم سے میری کمزوریوں کو دور فرمائے اور مجھے روحانی اور جسمانی کامل صحت عطا فرمائے۔ اور مجھے توفیق عطا فرمائے کہ میں اپنی ناچیز اور حقیر کوششیں نصرت دین کے لئے خرچ کر سکوں۔ وما توفیقی الا باللہ!

خدا تعالے آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ نصرت دین میں کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ اور خدا تعالے آپ کو بہتر بدلہ عطا فرمائے۔

مومن کے لئے دعا ہی ایک ہتھیار ہے جو خدا تعالے کا فضل شامل حال ہو تو اس کو ہر مصیبت اور تکلیف سے نکال لاتا ہے

ان دنوں میری تشویش بڑھ گئی ہے مگر یہ تشویش محض میری صحت کی خرابی کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ بات میرے لئے بہت زیادہ پریشان کن ہے۔ کہ میں اس وجہ سے نصرت دین سے محروم رہا جا رہا ہوں مگر خدا تعالے کے فضلوں کو مانگتے ہوئے حد بندیاں نہیں لگائی جاتیں۔ اور میں احباب سے دوبارہ درخواست کرتے ہوئے کہ میری دینی اور دنیوی فلاح کے لئے خدا تعالے کے حضور دعا فرماویں۔ تاکہ خدا تعالے کا فضل نہ صرف مجھ پر بلکہ آپ پر بھی نازل ہو۔ اور ہم اپنی ناچیز مساعی خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت پر خرچ کر سکیں۔ تاکہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اس کے فضلوں کے وارث ہوں۔

خاکسار مرزا شریف احمد ابن حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ضرورت

نظارت تعلیم و تربیت کے لئے ایک انسپکٹر تعلیم و تربیت کی ضرورت ہے۔ مولوی فاضل پاس احباب مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش سے اپنی درخواستیں جلد از جلد بھجوا دیں۔ گریڈ ۴۰-۳-۵۵ و -/۱۴ روپے ماہوار قحط الاؤنس ہوگا۔ نیز نظارت ہذا کے ماتحت صیغہ جات میں چند کلرکوں کی اسامیاں خالی ہیں۔ میٹرک پاس امید وار درخواستیں بھجوا دیں گریڈ ۳۰-۲-۵۰ اور -/۱۴ روپے ماہوار قحط الاؤنس دیا جائیگا۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

ضرورت خادمان مساجد

قادیان کی مرکزی مساجد (مسجد اقصیٰ و مسجد مبارک) کے لئے ایسے خادموں کی ضرورت ہے جو کہ خوش الحان ہوں۔ اور اذان دے سکتے ہوں۔ مسجد کی صفائی اور اسکی خدمت کرنا ثواب بھی ہے۔ نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے -/۲۹ روپیہ ماہوار تنخواہ معہ الاؤنس ملے گی۔ قادیان کی رہائش کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع ضروری کوائف (تعلیم۔ عمر وغیرہ) و تصدیق پریذیڈنٹ مجھے جلد بھجوا دیں۔

(افسر مساجد قادیان)

ایک غلطی کی تصحیح

جامعہ نصرت کا جو نتیجہ ۱۴ مئی کے الفضل میں شائع ہوا ہے اس میں غلطی سے یہ لکھا گیا ہے کہ نصیرہ بیگم نزہت رول نمبر ۵۴ کو درجہ عالمہ کی انگریزی کے امتحان کے بعد علیمہ کی سند دی جائے گی۔ ریکارڈ سے معلوم ہوا ہے کہ وہ انگریزی درجہ عالمہ کا امتحان پاس کر چکی ہوئی ہیں۔ نیز امۃ العزیز صاحبہ نے درجہ علیمہ کا امتحان درجہ سوم میں پاس کیا ہے۔ ان کے ٹوٹل نمبر ۴۸۴ ہیں۔

(سیکرٹری مجلس تعلیم)

نتیجہ امتحان جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ

رول نمبر	نام	نمبر	درجہ
رول نمبر ۱	محمد صدیق	۶۷۶/۱۱۰۰	درجہ دوم
رول نمبر ۴	مبارک احمد	۶۲۷	,,
رول نمبر ۵	کبیر احمد	۶۰۹	,,
رول نمبر ۶	محمد عبد اللہ	۵۳۹	درجہ سوم
رول نمبر ۷	بشارت احمد	کمپارٹمنٹ	ادب - ب
رول نمبر ۸	بشیر احمد	۵۸۷	درجہ سوم
رول نمبر ۱۱	خان محمد	کمپارٹمنٹ	منطق

سیکرٹری مجلس تعلیم